محمد ذکوان ندوی

’کلمۂ اسلام‘ کی عظمت

ایک مومن کے لیے اِس سے بڑا کوئی اعزاز نہیں کہ وہ صرف اللہ کا بندہ اور رسول کا امتی ہے، نہ کہ دوسرے کسی اور شخص یا فکر و نظریے کا اسیر۔ اِس کلمۂ اسلام کا یہ اولین تقاضا ہے کہ انسان صرف اللہ کو اپنا معبود بر حق و وحدہٗ لا شریک خدا تسلیم کرے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورے دل و جان سے اپنا مطاع مطلق قرار دے۔ چنانچہ اللہ کے سوا نہ کوئی اُس کا معبود ہے، اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی اور زندہ یا غیر زندہ ہستی کو یہ حیثیت حاصل ہے کہ وہ رسول جیسے مطاع مطلق قائد اور رہنما و امام کا درجہ پا سکے۔

خدا اور رسول، دونوں میں سے کسی ایک کی اِس استثنائی حیثیت کے متعلق کوتاہی اور بے شعوری عملاً ’کلمۂ اسلام‘ کی تصغیر اور اُس کے ساتھ دغا و بے وفائی کے ہم معنی ہوگا۔ اسلام کا یہ کلمہ سادہ معنوں میں، محض ایک کلمہ نہیں، بلکہ وہ ایک ایسا انقلابی نظریۂ حیات ہے جو ایک سچے مومن کو تمام معبودان باطل کی بندگی اور تمام بتان رشتہ و پیوند کی قید سے آزادی عطا کرتا ہے۔

گویا یہی ’کلمۂ اسلام‘ وہ ”ایک سجدہ“ ہے جو آدمی کو تمام ”سجدوں“ سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ ایک خداے واحد پر ایمان دوسرے تمام ’خداؤں‘ سے بلند اور رسول بر حق کی رسالت کا اقرار دوسرے تمام مفروضہ رہنماؤں کی غیر مشروط رہنمائی سے آزاد کر دیتا ہے۔ یہ ایمان تمام مربیین و اساتذہ کو انتہائی محترم بناتا ہے، مگر اِس استفادہ و احترام سے ہٹ کر، رسول بر حق کے سوا کسی اور نظریہ و انسان کو غیر مشروط اطاعت کا مقام دینے کی نفسیات کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیتا ہے، جس میں آدمی کی اپنی شخصیت اور اُس کا پورا وجود ہمیشہ کے لیے ایک کورانہ تقلید محض کا اسیر بن کر رہ جائے، یہاں تک کہ وہ جب بھی دیکھے، تو اُسی کے ذہن سے، اور سوچے تو ہمیشہ اُسی

کے متعین کردہ خطوط پر سوچے۔

اِس موقع پر ترجمان حقیقت ڈاکٹر اقبال کا ایک قیمتی شعر راقم کے ذہن میں گونج رہا ہے:

ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

یہاں ایک لطیف ترمیم کے ساتھ یہ شعر پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

یہ ایک 'کلمہ' جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار 'کلموں' سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

یہی 'کلمۂ اسلام' وہ اصل ربانی آئیڈیالوجی اور راہ فکر و عمل ہے جسے پوری طرح ماننے اور اختیار کرنے کا مطالبہ خدا کا دین ایک سچے مومن سے کرتا ہے۔ یہی 'کلمۂ اسلام' وہ 'شجرۂ طیبہ' (ابراہیم ۱۴: ۲۴) ہے جو ہر موقع پر اہل ایمان کے لیے سایۂ رحمت بن کر ایک خزاں ناآشنا درخت کے مانند لہلہاتا رہتا ہے:

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لا الٰہ الا اللہ!

اِس 'کلمۂ اسلام' کا دوٹوک فیصلہ ہے کہ خدائے وحدہٗ لاشریک کے سوا، اِس کائنات میں کوئی اور الٰہ و معبود نہیں، اور رسول برحق و پیغمبر آخر الزماں (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی قائد اور رہنما کو یہ مقام حاصل نہیں کہ وہ ایک ایسے مطاع مطلق کا درجہ پاسکے جو مستند وحی ربانی پر مبنی ایک خالی از خطا (infallible) ماخذ کی حیثیت رکھتا ہو۔ اِس اعتبار سے، یہ 'کلمۂ اسلام' آدمی کے لیے سچے استغنا اور کامل حریت کے ایک ابدی اور ربانی پروانے کی حیثیت رکھتا ہے۔

[۱۰ر جولائی ۲۰۲۴ء]